۷۸۶

عقائد نامہ اہلسنت وجماعت

یعنی

کتاب الفقہ الاکبر مع وصیت نامہ امام اعظم

از امامِ اعظم سراج الامت سیدنا ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قصیدہ بدء الامالی

از شیخ الاسلام والمسلمین سراج الملۃ والدین سیدنا ابوالحسن علی بن عثمان محمد الاوسی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

فاضلِ جلیل علامہ مفتی حکیم سید غلام معین الدین النعیمی کاکاخیل (المتولد سنہ ۱۳۱۲ھ)

ناشر

ادارہ نعیمیہ رضویہ سواد اعظم، لال کھوہ، موچی گیٹ لاہور

قیمت چالیس پیسے

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

متن الفقه الأكبر للامام الأعظم رضى الله تعالى عنه

اصل التوحيد وما يصح الاعتقاد عليه يجب ان يقول آمنت بالله وملائكته وكتبه
ورسله واليوم الآخر والبعث بعد الموت والقدر خيره وشره من الله تعالى
والحساب والميزان والجنة والنار حق كله ؛ والله تعالى واحد لا من طريق العدد
ولكن من طريق انه لا شريك له قل هو الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم
يكن له كفوا احد ؛ لا يشبه شيئا من الاشياء من خلقه ولا يشبهه شيء من خلقه
لم يزل ولا يزال باسمائه وصفاته الذاتية والفعلية اما الذاتية فالحياة والقدرة
والعلم والكلام والسمع والبصر والارادة واما الفعلية فالتخليق والترزيق والانشاء
والابداع والصنع وغير ذلك من صفات الفعل لم يزل ولا يزال باسمائه وصفاته
لم يحدث له اسم ولا صفة لم يزل عالما بعلمه والعلم صفة فى الازل وقادرا بقدرته
والقدرة صفة فى الازل ومتكلما بكلامه والكلام صفة فى الازل وخالقا بتخليقه والتخليق
صفة فى الازل وفاعلا بفعله والفعل صفة فى الازل والفاعل هو الله تعالى والمفعول
مخلوق وفعل الله تعالى غير مخلوق وصفاته فى الازل غير محدثة ولا مخلوقة فمن قال
انها مخلوقة او محدثة او وقف او شك فيهما فهو كافر بالله تعالى ؛ والقرآن كلام الله تعالى
فى المصاحف مكتوب وفى القلوب محفوظ وعلى الالسن مقروء وعلى النبى عليه الصلوة
والسلام منزل ولفظنا بالقرآن مخلوق وكتابتنا له مخلوقة وقراءتنا له مخلوقة والقرآن
غير مخلوق ؛ وما ذكره الله تعالى فى القرآن حكاية عن موسى وغيره من الانبياء عليهم السلام ٥

Marfat.com

ترجمہ فقہ اکبر

از سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ و نصلی علیٰ حبیبہ الکریم

توحید کی بنیاد اور جس پر صحتِ اعتقاد کا وجوب ہے، یہ ہے کہ مسلمان کہے "میرا ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر، اسکے فرشتوں پر، اسکی کتابوں، اسکے رسولوں، روزِ قیامت، مرنے کے بعد اٹھنے، اللہ کی جانب سے تقدیرِ خیر و شر، حساب، میزان اور جنت و دوزخ پر، یہ سب امورِ حق ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ واحد (ایک) ہے، اسکا ایک ہونا گنتی کے اعتبار سے نہیں بلکہ اس اعتبار سے ہے کہ اسکا کوئی شریک نہیں۔ (اے نبی) تم فرما دو وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اسکی کوئی اولاد، اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ اسکے جوڑ کا کوئی، نہ وہ اپنی مخلوق کی کسی چیز سے مشابہ ہے، اور نہ مخلوق میں کوئی چیز اسکے مشابہ ہے، وہ اپنے اسماء اور اپنی صفاتِ ذاتی و فعلی کے ساتھ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا، اسکے **صفاتِ ذاتی**، حیات، یعنی ہمیشہ زندہ رہنا، اور قدرت، یعنی ہر چیز پر قادر ہونا اور علم یعنی ہر چیز کا جاننا، اور کلام اور سمع اور بصر اور ارادہ ہیں، یہ سب اس کی ذاتی صفتیں ہیں۔ اور **صفاتِ فعلی** ہیں تخلیق، یعنی پیدا کرنا، اور ترزیق، سب کو روزی دینا، اور انشاء اور ابداع اور صنع ہیں۔ (انشاء، ابداع، صنع سب کے معنی از سرِ نو پیدا کرنے کے ہیں کہ اسکے ماتحت پہلے کوئی چیز نہ ہو) اسکے اور بھی صفاتِ فعلی ہیں وہ اپنے اسماء و صفات کے ساتھ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا۔ اسکا کوئی نام اور کوئی صفت نو ایجاد نہیں ہے، وہ اپنے علم سے ہمیشہ سے عالم ہے۔ علم اسکی ازلی صفت ہے اور وہ اپنی قدرت کے ساتھ قادر، اور اپنے فعل کے ساتھ فاعل ہے، اور فعل ازلی صفت ہے۔ اور فاعل وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور مفعول یعنی فاعل کا اثر مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ کا فعل غیرِ مخلوق ہے۔ اور اسکی صفتیں نہ تو نو ایجاد ہیں اور نہ وہ مخلوق ہیں۔

دیباری ہے

والسلام وعن فرعون وابليس فان ذٰلك كله كلام الله تعالیٰ اخباراً عنهم،
وكلام الله تعالیٰ غير مخلوق وكلام موسیٰ وغيره من المخلوقين مخلوق،
والقرآن كلام الله تعالیٰ فهو قديم لا كلامهم؛ وسمع موسیٰ عليه السلام
كلام الله تعالیٰ كما قال الله تعالیٰ وكلّم الله موسیٰ تكليما وقد كان الله تعالیٰ
متكلما ولم يكن كلم موسیٰ عليه السلام وقد كان الله تعالیٰ خالقاً فی الازل
وليس كمثله شیء وهو السميع البصير؛ فلما كلّم الله موسیٰ كلمه بكلامه
الذی هو له صفة فی الازل وصفاته كلها بخلاف صفات المخلوقين يعلم
لا كعلمنا ويقدر لا كقدرتنا ويری لا كرؤيتنا ويسمع لا كسمعنا ويتكلم لا
ككلامنا؛ ونحن نتكلم بالآلات والحروف والله تعالیٰ يتكلم بلا آلات والحروف
والحروف مخلوقة وكلام الله تعالیٰ غير مخلوق وهو شیء لا كالاشياء ومعنی الشیء
اثباته بلا جسم ولا جوهر ولا عرض ولا حد له ولا ضد له ولا ند له ولا مثل له
وله يد ووجه ونفس كما ذكره الله تعالیٰ فی القرآن فما ذكر الله تعالیٰ فی القرآن من ذكر
الوجه واليد والنفس فهو له صفات بلا كيف ولا يقال ان يده قدرته او نعمته
لان فيه ابطال الصفة وهو قول اهل القدر والاعتزال ولكن يده صفة بلا
كيف وغضبه ورضاه صفتان من صفاته تعالیٰ بلا كيف؛ خلق الله تعالیٰ الاشياء
لا من شیء وكان الله تعالیٰ عالماً فی الازل بالاشياء قبل كونها وهو الذی قدر الاشياء
وقضاها ولا يكون فی الدنيا ولا فی الآخرة شیء الا بمشيته وعلمه وقضائه
وقدره وكتبه فی اللوح المحفوظ ولكن كتبه بالوصف لا بالحكم؛ والقضاء والقدر
والمشية صفاته بالازل بلا كيف يعلم الله تعالیٰ المعدوم فی حال عدمه معدوماً
ويعلم انه كيف يكون اذا اوجده ويعلم الله تعالیٰ الموجود فی حال وجوده موجوداً
ويعلم انه كيف يكون فناؤه ويعلم الله تعالیٰ القائم فی حال قيامه قائماً واذا قعد

Marfat.com

لہٰذا جو یہ کہے کہ حق تعالیٰ کی صفتیں مخلوق یا محدث یعنی نو ایجاد ہیں یا اس میں توقف و شک کرے، تو وہ اللہ تعالیٰ کا منکر و کافر ہے۔

اور قرآنِ کریم، اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، جو مصاحف میں لکھا ہوا، سینوں میں محفوظ، زبانوں پر پڑھا جاتا، اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر نازل ہوا ہے۔ ہمارے وہ الفاظ جن سے ہم قرآن کو ادا کرتے ہیں مخلوق ہیں، اور ہماری وہ تحریر جن سے ہم قرآن کی کتابت کرتے ہیں مخلوق ہیں، اور ہماری وہ قرأت، جن سے قرآن کی تلاوت کرتے ہیں مخلوق ہیں، اور وہ قرآنِ کریم جو کلام الٰہی ہے وہ غیر مخلوق ہے۔ اور قرآنِ کریم میں جو حضرتِ موسیٰ علیہ السلام یا دیگر انبیاء علیہم السلام کی حکایتیں مذکور ہیں، اور جو فرعون و ابلیس کے واقعات بیان کیے گئے ہیں، تو یہ تمام باتیں کلام الٰہی ہیں جنکی خبریں حق تعالیٰ نے انکی جانب سے دی ہیں۔ کلام الٰہی تو غیر مخلوق ہے، اور حضرتِ موسیٰ علیہ السلام اور دیگر تمام مخلوقات کا کلام مخلوق ہے۔ چونکہ قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، تو وہ قدیم ہے نہ کہ مخلوقات کا کلام۔

اور حضرتِ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے کلام کی سماعت فرمائی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى تَكْلِيمًا" (الآیہ) "اور اللہ نے موسیٰ سے کلام فرمایا"۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ متکلم تھا، درانحالیکہ حضرتِ موسیٰ علیہ السلام نے ابھی بات بھی نہ کی تھی۔

بلاشبہ اللہ تعالیٰ ازل میں خالق تھا، اور کوئی چیز اسکی مانند نہیں ہے، اور وہی سننے دیکھنے والا ہے۔ پھر جبکہ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا، تو اس نے اسی کلام سے نوازا جو کہ کلام اسکی ازلی صفت تھی۔ اور یہی حال اسکی تمام صفتوں کا ہے برخلاف مخلوقات کی صفتوں کے کہ وہ حادث و مخلوق ہیں۔

حق تعالیٰ عالم و دانا ہے، لیکن ہمارا جیسا علم نہیں۔ وہ قدرت رکھتا ہے، لیکن ہماری جیسی قدرت نہیں۔ وہ دیکھتا ہے، لیکن ہمارا جیسا دیکھنا نہیں۔ وہ سنتا ہے

Marfat.com

علمه قاعدًا في حال قعوده من غير ان يتغير علمه او يحدث له علم ولكن التغير
والاختلاف يحدث في المخلوقين ۞ خلق الله تعالى الخلق سليما من الكفر والايمان
ثم خاطبهم وأمرهم ونهاهم فكفر من كفر بفعله وانكاره وجحوده الحق بخذلان
الله تعالى اياه ۞ آمن من آمن بفعله واقراره وتصديقه بتوفيق الله تعالى اياه
ونصرته له ۞ اخرج ذرية آدم من صلبه على صور الذر فجعلهم عقلاء فخاطبهم
وأمرهم بالايمان ونهاهم عن الكفر فاقروا له بالربوبية فكان ذلك منهم ايمانًا
فهم يولدون على تلك الفطرة ۞ ومن كفر بعد ذلك فقد بدل وغير ومن آمن وصدق
فقد ثبت عليه وداوم ۞ ولم يجبر احدا من خلقه على الكفر ولا على الايمان ولا خلقهم
مؤمنا ولا كافرا ولكن خلقهم اشخاصا والايمان والكفر فعل العباد ويعلم الله تعالى من يكفر
في حال كفره كافرا فاذا آمن بعد ذلك علمه مؤمنا في حال ايمانه واحبه من غير ان
يتغير علمه وصفته ۞ وجميع افعال العباد من الحركة والسكون كسبهم على الحقيقة
والله تعالى خالقها وهي كلها بمشيئته وعلمه وقضائه وقدره والطاعات كلها كانت
واجبة بامر الله تعالى وبمحبته وبرضائه وعلمه ومشيئته وقضائه وتقديره
والمعاصي كلها بعلمه وقضائه وتقديره ومشيئته لا بمحبته ولا برضائه ولا بامره ۞
والانبياء عليهم الصلوة والسلام كلهم منزهون عن الصغائر والكبائر والكفر والقبائح
وقد كانت منهم زلات وخطايا ومحمد عليه الصلوة والسلام حبيبه وعبده ورسوله
ونبيه وصفيه ونقيه ولم يعبد الصنم ولم يشرك بالله تعالى طرفة عين قط ولم
يرتكب صغيرة ولا كبيرة قط ۞ وافضل الناس بعد النبيين عليهم الصلوة والسلام ابوبكر الصديق
ثم عمر بن الخطاب الفاروق ثم عثمان بن عفان ذو النورين ثم علي بن ابي طالب المرتضى
رضوان الله تعالى عليهم اجمعين كانوا عابدين ثابتين على الحق ومع الحق نتولاهم جميعا
ولا نذكر احدا من اصحاب رسول الله الا بخير ۞ ولا نكفر مسلما بذنب من الذنوب

Marfat.com

مگر ہماری جیسی سماعت نہیں۔ وہ کلام فرماتا ہے لیکن ہماری جیسی باتیں نہیں۔ کیونکہ ہم آلات یعنی زبان و منہ وغیرہ اور حروف سے بات کرتے ہیں، لیکن حق تعالیٰ بغیر آلات و حروف کے کلام فرماتا ہے، کیونکہ تمام حروف مخلوق ہیں، اور کلامِ ربانی غیر مخلوق ہے۔

ذاتِ باری تعالیٰ شئی ہے اشیاءِ مخلوقہ کی مانند نہیں۔ اور شئی کے معنی وجود کے ہیں، اور اُسکے وجود کے لیے نہ جسم و جوہر ہے اور نہ عرض، اور نہ اُسکے لیے حد ہے، اور نہ کوئی اُسکا جھگڑالو، اور نہ اُسکا کوئی شریک ہے، اور نہ اُس کا کوئی ہم مثل، اور اُسکے لیے ید، وجہ اور نفس ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ذکر فرمایا۔ لہٰذا قرآنِ کریم میں جو ہاتھ، چہرہ اور جان کا حق تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے، تو وہ اُسکی بلا کیف صفتیں ہیں۔ اور یہ نہ کہا جائے کہ اُسکے ہاتھ سے اُسکی قدرت یا اُسکی نعمت مراد ہے، اسلیے کہ اسطرح کہنے میں صفت کا ابطال ہے۔ اور یہ کہنا قدریوں اور معتزلیوں کا ہے۔ لیکن اُسکا ہاتھ، اُسکی ایسی صفت بلا کیف ہے جسکی حقیقت سے ہم ناواقف ہیں۔ اور غضب و رضائے الٰہی، اُسکی بلا کیف دو صفتیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا فرمایا۔ اور یہ تخلیق کسی چیز سے نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ازل میں تمام چیزوں کی تخلیق سے قبل ان سب کا عالم تھا، اور اُسی کی ذات نے تمام چیزوں کو مقدر فرما کر اُن میں اپنا حکم نافذ فرمایا۔ دنیا و آخرت میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے، جو اُسکی مشیت، اُسکے علم، اُسکے قضاء و قدر، اور اُسکے لوحِ محفوظ میں لکھنے سے باہر ہو۔ لیکن (لوحِ محفوظ میں) اسکا لکھنا وصف کے ساتھ ہے نہ کہ حکم کے ساتھ۔

اور قضاء و قدر اور مشیت یعنی ارادہ بلا کیف اُسکی ازلی صفتیں ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ ناپید کو اُسکے ناپید ہونے کی حالت میں جانتا ہے، اور وہ جانتا ہے کہ وہ کیسے پیدا ہو گی جبکہ وہ پیدا کریگا۔ اور اللہ تعالیٰ ہر موجود کو جانتا ہے جبکہ وہ اپنے وجود کے ساتھ موجود ہو، اور جانتا ہے کہ وہ کیونکر فنا ہو گا۔ اور اللہ تعالیٰ ہر قائم کو

Marfat.com

وان كانت كبيرة اذا لم يستحلها ولا نزيل عنه اسم الايمان ونسميه مؤمنا حقيقة
ويجوز ان يكون مؤمنا فاسقا غير كافر ٭ والمسح على الخفين سنة والتراويح في ليالي
شهر رمضان سنة ٭ والصلوة خلف كل بر وفاجر من المؤمنين جائزة ٭ ولا نقول
ان المؤمن لا تضره الذنوب ولا نقول انه لا يدخل النار ولا نقول انه يخلد فيها
وان كان فاسقا بعد ان يخرج من الدنيا مؤمنا ولا نقول ان حسناتنا مقبولة و
سيئاتنا مغفورة كقول المرجئة ولكن نقول من عمل حسنة بجميع شرائطها خالية
عن العيوب المفسدة والمعاني المبطلة ولم يبطلها بالكفر والردة حتى خرج من الدنيا
مؤمنا فان الله تعالى لا يضيعها بل يقبلها منه ويثيبه عليها ٭ وما كان من السيئات
دون الشرك والكفر ولم يتب عنها صاحبها حتى مات مؤمنا فانه في مشيئة الله تعالى
ان شاء عذبه بالنار وان شاء عفا عنه ولم يعذبه بالنار اصلا ٭ والرياء اذا وقع
في عمل من الاعمال فانه يبطل اجره وكذلك العجب ٭ والآيات ثابتة للانبياء و
الكرامات للاولياء حق ٭ واما التي تكون لاعدائه مثل ابليس وفرعون والدجال
مما روي في الاخبار انه كان ويكون لهم لا نسميها آيات ولا كرامات ولكن نسميها
قضاء حاجات لاعدائه استدراجا لهم وعقوبة لهم فيغترون به ويزدادون
طغيانا وكفرا وذلك كله جائز وممكن ٭ وكان الله تعالى خالقا قبل ان يخلق ورازقا قبل
ان يرزق ٭ والله تعالى يرى في الآخرة ويراه المؤمنون وهم في الجنة باعين رؤسهم
بلا تشبيه ولا كيفية ولا يكون بينه وبين خلقه مسافة ٭ والايمان هو الاقرار والتصديق
وايمان اهل السماء والارض لا يزيد ولا ينقص من جهة اليقين والتصديق ٭ والمؤمنون
مستوون في الايمان والتوحيد متفاضلون في الاعمال ٭ والاسلام هو التسليم والانقياد
لاوامر الله تعالى فمن طريق اللغة فرق بين الايمان والاسلام ولكن لا يكون ايمان
بلا اسلام ولا يوجد اسلام بلا ايمان وهما كالظهر مع البطن ٭ والدين اسم واقع على

Marfat.com

اُسکے قیام کی حالت میں جانتا ہے۔ پھر جب وہ بیٹھے تو اُسکے قعود کی حالت میں جانتا ہے۔ بغیر اس بات کے کہ اُسکا علم متغیر ہو، یا نیا علمِ حادث اسے حاصل ہو۔ کیونکہ تغیر و اختلاف، مخلوقات میں حادث ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو کفر و ایمان سے خالی پیدا کیا، پھر اُن کو خطاب کیا اور اُنھیں حکم دیا اور ممانعت فرمائی۔ تو کافر، اپنے اختیار و انکار اور حق سے سرکشی کی بناء پر کافر ہُوا۔ یہ کفر اللہ تعالیٰ کا اُسکو چھوڑ دینے کے سبب سے ہے۔ اور مومن و مسلم، اپنے اختیار و اقرار اور حق کی تصدیق کی بِناء پر ایماندار ہُوا۔ یہ ایمان اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اُسکے لیے اُسکی نصرت کی وجہ سے ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اولادِ آدم کو انکے صُلب سے ذرات کی صُورت میں نکال کر صاحبِ عقل بنایا، پھر خطاب فرما کر اُنھیں ایمان کا حکم دیا اور کفر سے منع فرمایا، تو ان سبنے ربوبیت کا اقرار کیا۔ بنابریں اولادِ آدم میں سے کچھ ایماندار ہوئے۔ پھر وہ اسی فطرتِ ایمانی پر پیدا ہوتے رہے۔ اسکے بعد جنھوں نے کفر کیا، تو انھوں نے فطرتِ ایمانی میں تغیر و تبدل کیا اور جو ایمان لایا اور تصدیق کی، تو اُس نے مداومت اور ثبات قدمی کا ثبوت دیا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہ کفر پر جبر کرتا ہے نہ ایمان پر۔ اور کسی آدمی کو خلقۃً نہ مومن پیدا کیا نہ کافر۔ لیکن اُنکو خالص آدمی پیدا کیا۔ ایمان و کفر بندوں کا فعل ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اپنے کفر کی حالت میں کون بندہ کفر کرتا ہے۔ اسکے بعد بندہ جب ایمان لاتا ہے، تو اُسکے ایمان کی حالت کو بھی وہ جانتا ہے، اور اُسسے دوست رکھتا ہے بغیر اسکے کہ اُسکے علم و صفت میں کوئی تغیر واقع ہو۔ بندوں کے تمام افعال اور حرکت و سکون اور اُنکی تمام کمائیوں کا پیدا کرنے والا حقیقۃً اللہ تعالیٰ ہے، اور وہ سب کے سب اُس کی مشیّت، اُسکے علم اور اُسکے قضا و قدر سے ہیں۔ اور تمام نیکیاں، اللہ تعالیٰ کے حکم، اُسکی محبت و رضا، اُسکے علم و ارادہ اور اُسکے قضا و قدر سے ثابت ہیں۔ اور تمام بدیاں اُسکے علم اُسکے قضا و قدر اور اُسکی مشیّت سے ہیں۔ اُسکی محبت، اُسکی رضا اور اُسکا حکم اُنسے متعلق نہیں ہے،

Marfat.com

الایمان والاسلام والشرائع کلہا ٭ لنعرف اللہ تعالیٰ حق معرفتہ کما وصف اللہ نفسہ فی کتابہ بجمیع صفاتہ ولیس یقدر احد ان یعبد اللہ تعالیٰ حق عبادتہ کما ھو اھل لہ ولکنہ یعبدہ بامرہ کما امر بکتابہ وسنۃ رسولہ ٭ ویستوی المؤمنون کلہم فی المعرفۃ والیقین والتوکل والمحبۃ والرضیٰ والخوف والرجاء والایمان فی ذٰلک ویتفاوتون فیما دون الایمان فی ذٰلک کلہ ٭ واللہ تعالیٰ متفضل علیٰ عبادہ عادل قد یعطی من الثواب اضعاف ما یستوجبہ العبد تفضلاً منہ وقد یعاقب علی الذنب عدلاً منہ وقد یعفو فضلاً منہ ٭ و

شفاعۃ الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام حق وشفاعۃ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام للمؤمنین المذنبین ولاھل الکبائر منہم المستوجبین العقاب حق ثابت ٭ ووزن الاعمال بالمیزان یوم القیامۃ حق وحوض النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام حق والقصاص فیما بین الخصوم بالحسنات یوم القیامۃ حق وان لم تکن لہم الحسنات فطرح السیئات علیہم حق جائز ٭ والجنۃ والنار مخلوقتان الیوم لا تفنیان ابداً ولا تموت الحور العین ابداً ولا یفنی عقاب اللہ تعالیٰ وثوابہ سرمداً ٭ واللہ تعالیٰ یھدی من یشاء فضلاً منہ ویضل من یشاء عدلاً منہ واضلالہ خذلانہ وتفسیر الخذلان ان لا یوفق العبد الیٰ ما یرضاہ منہ وھو عدل منہ وکذا عقوبۃ المخذول علی المعصیۃ ٭ ولا یجوز ان نقول ان الشیطان یسلب الایمان من العبد المؤمن قہراً وجبراً ولکن نقول العبد یدع الایمان فحینئذٍ یسلبہ من الشیطان ٭ وسؤال منکر ونکیر حق کائن فی القبر واعادۃ الروح الیٰ جسد العبد فی قبرہ حق وضغطۃ القبر وعذابہ حق کائن للکفار کلہم ولبعض عصاۃ المؤمنین وکل شئ ذکرہ العلماء بالفارسیۃ من صفات اللہ تعالیٰ عز اسمہ فجائز القول بہ سوی الید بالفارسیۃ ویجوز ان یقال بروی خدای عزوجل بلا تشبیہ ولا کیفیۃ ٭ ولیس قرب اللہ تعالیٰ ولا بعدہ من طریق

تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام، صغائر و کبائر اور کفر و قبائح سے پاک و منزہ ہیں، اتفاقاً اُن سے لغزشیں اور خطائیں صادر ہوئی ہیں۔ اور سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے حبیب، اُسکے بندے، اُسکے رسول، اُسکے نبی، اُسکے صفی اور اُسکے نقی ہیں۔ آپ نے پلک جھپکنے کی برابر کبھی بھی نہ بتوں کی پرستش کی، اور نہ اللہ تعالیٰ کا شریک گردانا، اور نہ کسی وقت کبھی صغیرہ و کبیرہ کا ارتکاب کیا، صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ و علیہم اجمعین۔

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد تمام لوگوں میں افضل، حضرت ابو بکر صدیق، پھر عمر بن خطاب فاروق اعظم، پھر عثمان بن عفان ذوالنورین پھر علی بن ابی طالب المرتضیٰ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں۔ یہ سبھی سب عبادت گزار، اور حق پر ثابت قدم، اور حق کے ساتھ رہنے والے تھے۔ ہم ان سب سے محبت رکھتے ہیں۔ اور ہم کسی صحابی رسول اللہ کا ذکر خیر کے سوا نہیں کرتے، اور نہ کسی گناہ کے سبب کسی مسلمان کی ہم تکفیر کرتے ہیں، اگرچہ وہ گناہ کبیرہ ہو، بشرطیکہ وہ اس گناہ کو حلال نہ جانتا ہو۔ اور اُس سے ہم ایمان کے نام کو دور نہیں کرتے۔ اور ہم ایسے کو حقیقی مومن کا نام دیتے ہیں، اور جائز ہے کہ مومن فاسق غیر کافر ہو۔

خفین یعنی چمڑے یا دبیز موٹے موزے پر مسح کرنا سنت ہے۔ اور ماہِ رمضان کی راتوں میں تراویح سنت ہے۔ اور ہر نیک و بد مسلمان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔ اور ہم نہیں کہتے کہ مسلمان کو معاصی نقصان نہیں پہنچاتے۔ اور نہ ہم یہ کہتے ہیں کہ گنہگار جہنم میں داخل نہ ہوگا۔ اور نہ ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ ہمیشہ جہنم میں ہی رہیگا، اگرچہ وہ فاسق ہو، بشرطیکہ وہ دنیا سے ایماندار گیا ہو۔ اور نہ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہماری نیکیاں مقبول ہیں اور ہمارے گناہ مغفور ہیں جیسا کہ مرجیہ کا قول ہے۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ جس نے نیک عمل کیا اور اُسکے تمام شرائط کو بجا لایا اور

Marfat.com

طول المسافة وقصرها ولكن على معنى الكرامة والهوان والمطيع قريب منه بلا كيف والعاصي بعيد عنه بلا كيف والقرب والبعد والاقبال يقع على المناجي وكذلك جواره في الجنة والوقوف بين يديه بلا كيفية ، والقرآن منزل على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في المصاحف مكتوب وآيات القرآن في معنى الكلام كلها مستوية في الفضيلة والعظمة الا ان لبعضها فضيلة الذكر وفضيلة المذكور مثل آية الكرسي لان المذكور فيها جلال الله تعالى وعظمته وصفاته فاجتمعت فيها فضيلتان فضيلة الذكر وفضيلة المذكور ولبعضها فضيلة الذكر فحسب مثل قصة الكفار وليس للمذكور فيها فضل وهم الكفار وكذلك الاسماء والصفات كلها مستوية في العظمة والفضل لا تفاوت بينهما ، وقاسم وطاهر وابراهيم كانوا بني رسول الله صلى الله عليه وسلم وفاطمة ورقية وزينب وام كلثوم كن جميعا بنات رسول الله صلى الله عليه وسلم ورضي الله عنهن واذا اشكل على الانسان شيء من دقائق علم التوحيد فانه ينبغي له ان يعتقد في الحال ما هو الصواب عند الله تعالى الى ان يجد عالما فيسأله ولا يسعه تاخير الطلب ولا يعذر بالوقف فيه ويكفر ان وقف وخبر المعراج حق ومن رده فهو مبتدع ضال وخروج الدجال ويأجوج ومأجوج وطلوع الشمس من مغربها ونزول عيسى عليه السلام من السماء وسائر علامات يوم القيامة على ما وردت به الاخبار الصحيحة حق كائن والله تعالى يهدي من يشاء الى صراط مستقيم ،

وقد صار طبع المتن مجردا على حسب ما في النسخة التي شرح عليها العلامة ابو المنتهى احمد بن محمد المغنيساوي ليرى الواقف ما بين النسختين من الاختلاف

Marfat.com

وہ فاسد کرنے والے عیوب اور باطل کرنے معانی سے خالی ہیں، اور اسے کفر و ردت کے ساتھ باطل نہیں بنایا، یہانتک کہ دنیا سے مومن و مسلم رخصت ہوا، تو اللہ تعالیٰ اُسکے عمل نیک کو ضائع نہ فرمائیگا، بلکہ اُسے قبول کر کے اُسکا اجر و ثواب اُسے عنایت فرمائیگا شرک و کفر سے نیچے کسی قسم کا گناہ ہو، اور گنہگار مومن و مسلم نے مرتے وقت اُس سے توبہ نہ کی ہو، تو وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت و ارادہ کے تحت ہے، چاہے وہ اُسے جہنم کا عذاب دے اور چاہے اُسے اس سے معافی دے، اور سرے سے اُسے جہنم کا عذاب ہی نہ دے۔

ریا اور نمود جب کسی عمل میں واقع ہو جاتا ہے، تو وہ اُسکے اجر کو باطل کر دیتا ہے اور یہی حال عُجب اور تکبر کا ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے لیے معجزات ثابت ہیں۔ اور اولیاء کرام کے لیے کرامات حق ہیں۔ لیکن وہ خلاف عادت کام جو خدا کے دشمنوں سے صادر ہوئی ہیں، جیسے شیطان، فرعون، دجال وغیرہ سے جیسا کہ حدیثوں میں آیا ہے کہ ان سے ایسے ہوئے اور ایسے ہونگے، تو انکو ہم نہ معجزہ کا نام دینگے، اور نہ کرامات کہینگے بلکہ ہم انکو انکے لیے قضاء حاجات کا نام دینگے، اور ہمارا یہ نام دینا اس بناء پر ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے دشمنوں کے لیے دنیا میں بطریق "استدراج" اور آخرت میں انکے عذاب کیلیے حاجتیں کو پورا فرماتا ہے، تو وہ اپنے جی میں خوش ہوتے ہیں اور طغیان و کفر میں اور زیادتی کرتے ہیں، اور یہ سب جائز و ممکن ہے۔ اور اللہ تعالیٰ آفرینش عالم سے قبل خالق، اور اعطائے رزق سے قبل رازق تھا۔ اور اللہ تعالیٰ آخرت میں اپنا دیدار کرائیگا، اور تمام مسلمان اُسکی رویت سے سرفراز ہونگے، درانحالیکہ وہ جنت میں چشم سر سے بلا تشبیہ و بلا کیف دیکھینگے، اور اللہ تعالیٰ اور اُسکی مخلوق کے درمیان دُوری نہ ہوگی۔

ایمان، زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنے کا نام ہے۔ اور آسمان و زمین والوں کا ایمان، مومن بہ کے اعتبار سے نہ کم ہوتا ہے اور نہ زیادہ۔ البتہ یقین و تصدیق کے اعتبار سے کم و زیادہ ہوتا ہے۔ تمام مسلمان، ایمان و توحید میں سب برابر ہیں

Marfat.com

البتہ اعمال میں متفاضل ہیں۔ اور **اسلام**، اللہ تعالیٰ کے حکموں کے آگے تسلیم و انقیاد کا نام ہے۔ لہٰذا لغت کے اعتبار سے ایمان و اسلام کے درمیان فرق ہے لیکن ایمان بغیر اسلام کے نہیں ہوتا، اور نہ اسلام بغیر ایمان کے پایا جاتا ہے، گویا یہ دونوں ابرہ و استر کی مانند ہیں۔ اور **دین**، ایمان، اسلام اور پوری شریعت کا نام ہے

ہم اللہ کو پہچانتے ہیں جیسا کہ اُسکی معرفت کا حق ہے۔ جسطرح کہ اُس نے اپنی کتاب (قرآن) میں اپنی ذات کی اپنے تمام صفات کے ساتھ توصیف فرمائی۔ اور کوئی بندہ اسکی قدرت نہیں رکھتا کہ جیسا کہ اس کی عبادت کا حق ہے، اور جس کا وہ مستحق ہے اُسکی عبادت کر سکے۔ لیکن اُسکے حکم سے اُسکی عبادت کرے، جیسا کہ اُس نے اپنی کتاب اور اپنے رسول کی سُنّت میں حکم دیا۔

تمام مسلمان، معرفت، یقین، توکل، محبت، رضا، خوف، امید اور اسمیں ایمان رکھنے میں برابر ہیں۔ اور ایمان کے سوا اُن سب باتوں میں وہ متفاوت ہیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر فضل فرمانے والا عادل ہے۔ کبھی وہ اپنے بندے کے استحقاق سے زیادہ اپنے فضل سے کئی گنا بڑھا کر اُسے ثواب عنایت فرماتا ہے۔ اور کبھی گناہ پر اپنے عدل سے عقاب کرتا ہے، اور کبھی اپنے فضل سے معاف فرماتا ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی **شفاعت** حق ہے، اور ہمارے نبی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت، گنہگار مسلمانوں اور ایسے اہلِ کبائر مسلمانوں کے لیے جو مستوجبِ عقاب ہیں، حق و ثابت ہے۔ اور روزِ قیامت میزان میں اعمال کا تولنا حق ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا **حوض** حق ہے۔ اور جھگڑنے والے لوگوں کے درمیان نیکیوں کے ساتھ بدلہ دینا حق ہے۔ اور اگر انکے پاس نیکیاں نہ ہوں تو اُنکے نامۂ اعمال میں بدیاں شامل کر دینا حق و جائز ہے۔ اور جنّت و جہنم دونوں آج بھی پیدا شدہ ہیں یہ دونوں کبھی ناپید و فنا نہ ہونگے۔ اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں کبھی نہ مرینگی،

Marfat.com

اور اللہ تعالیٰ کا عذاب، اور اُسکا ثواب کبھی فنا نہ ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے اپنے عدل سے قعرِ ضلالت میں ڈال دیتا ہے اور اُسکا قعرِ ضلالت میں ڈالنا اُسکا چھوڑنا اور خذلان ہے۔ اور "خذلان" کی تفسیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو اپنی رضا و خوشنودی کی طرف توفیق نہ دے، اور یہ اُسکا عدل و انصاف ہے۔ اسی طرح معاصی پر مخذول پر عقاب کرتا ہے۔ اور ہم یہ کہنا جائز نہیں کہتے کہ شیطان، بندۂ مومن سے ایمان کو جبر و قہر کے ساتھ سلب کرلیتا ہے، لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ بندہ جب ایمان چھوڑ دیتا ہے، تو شیطان اُسوقت اُس سے ایمان کو لے اُڑتا ہے۔

منکر نکیر کا سوال حق ہے جو قبر میں ہونگے۔ اور بندہ کے جسم میں روح کو لوٹانا اسکی قبر میں حق ہے۔ اور قبر کا بھینچنا اور اسکا عذاب حق ہے، یہ تمام کافروں اور بعض گنہگار مسلمانوں کے لیے ہے۔ اور ہر وہ شے جسے علماء نے فارسی زبان میں صفات باری تعالیٰ عز اسمہٗ سے بیان کیا ہے، تو اُسکا بولنا جائز ہے سوائے "ید" کے کہ اُسے فارسی میں بولنا جائز نہیں۔ اور جائز ہے کہ "روئے خدا عزوجل" بغیر تشبیہ و بلا کیف کہا جائے۔ اللہ تعالیٰ سے قریب ہونا، اور اُس سے دُور ہونا، باعتبار طولِ مسافت اور قلتِ مسافت نہیں ہے۔ لیکن یہ باعتبار کرامت و اہانت ہے۔ اور بندۂ مطیع بلا کیف اُس سے قریب ہے، اور بندۂ عاصی بلا کیف اُس سے دُور ہے۔ اور نزدیکی اور دُوری اور سامنے ہونا، مناجات کرنے والے کے لیے بولا جاتا ہے۔ اور یہی حال جنت میں ہمسائیگی، اور اُسکے سامنے کھڑے ہونے کے بلاکیفیت کے ہیں۔

اور قرآن کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے اور وہ مصاحف میں مکتوب ہے۔ اور قرآن کی تمام آیتیں کلام کے معنیٰ میں باعتبار فضیلت و عظمت سب برابر ہیں، البتہ بعض آیاتِ قرآنیہ کے لیے ذکر کی فضیلت اور مذکور کی فضیلت دونوں موجود ہیں، جیسے کہ آیۃ الکرسی۔ کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی ہیبت، عظمت

اور اُس کی صفتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس آیت میں دونوں فضیلتیں یعنی فضیلتِ ذکر اور فضیلتِ مذکور مجتمع ہیں۔ بعض آیتوں میں صرف فضیلت ذکر ہے، جیسا کہ کفار کے قصّے، اور اس میں مذکور کے لیے کوئی فضیلت نہیں ہے کیونکہ وہ کفار ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء و صفات، عظمت و فضیلت میں برابر ہیں، ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

حضرتِ قاسم، طاہر اور ابراہیم رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند تھے۔ اور سیدہ فاطمہ، رقیہ، زینب اور اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں تھیں۔

اور جب انساں کو علمِ توحید کے دقائق میں کچھ اشکال پیش آئیں تو اُسے لازم ہے کہ فی الحال اُسی پر اعتقاد رکھے جو عنداللہ حق و صواب ہے، یہانتک کہ جب کوئی عالم ملجائے، تو اُس سے دریافت کرلے۔ اور تردّد کے وقت طلب میں تاخیر کی گنجائش نہیں ہے اور اس حالت میں توقف کرنا عذر نہیں ہے۔ اگر توقف کرے تو کافر ہو جاتا ہے۔

اور معراج کا واقعہ حق ہے، اور جو اسکا انکار کرے وہ مبتدع و گمراہ ہے۔ اور دجّال کا نکلنا، یاجوج و ماجوج کا خروج، اور مغرب سے سورج کا طلوع ہونا، اور آسمان سے حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول فرمانا، اور روزِ قیامت کی تمام وہ نشانیاں جو احادیث صحیحہ میں آئی ہیں حق ہیں، اور ہونے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی ہدایت فرماتا ہے۔ **تمام شد** ۱۲- اکتوبر ۱۹۶۷ء - ۷ - رجب المرجب ۱۳۸۷ھ پنجشنبہ

سید احمد بریلوی کی صحیح تصویر

اس لاجواب کتاب میں مولوی اسماعیل دہلوی کے پیر سید احمد بریلوی کے "جہاد" کی قلعی کھول کر رکھدی گئی ہے۔ اس موضوع پر ایک غیر جانبدار مصنف کی پہلی یہ تحقیقی کتاب ہے۔ صفحات ۲۴۰ قیمت دو روپے ۲۵ پیسے۔ ادارہ تعلیمیہ رضویہ سواد اعظم لاہور سے طلب کریں

Marfat.com

متنِ وصیت نامہ امام اعظم سیدنا ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھذا کتاب الوصیۃ من الامام الاجل الاعظم ابی حنیفۃ لاصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ لما مرض ابو حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ قال اعلموا اصحابی واخوانی وفقکم اللہ تعالیٰ اَنَّ فی مذھب اھل السنۃ والجماعۃ اِثنیٰ عشر۱۲ نوعًا من الخصال فمن کان یستقیم علیٰ ھذہ الخصال لایکون مبتدعًا ولا یکون صاحب الھوآء فعلیکم اصحابی واخوانی ان تکونوا فی ھذہ الخصال حتّٰی کونوا فی شفاعۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ والہٖ واصحابہٖ وسلم یوم القیمۃ۔

فصل اولھا الایمان اقرار باللسان وتصدیق بالقلب والاقرار وحدہٗ لایکون ایمانًا لانہٗ لوکان ایمانًا لکان المنافقون کلھم مؤمنین وکذالک المعرفۃ وحدھا لاتکون ایمانًا لانھا لوکانت ایمانًا لکانت اھل الکتاب کلھم مؤمنین قال اللہ تعالیٰ فی حق المنافقین وَاللّٰہُ یَشْھَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ ۚ وقال فی حق اھل الکتاب یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَ ھُمْ الایۃ۔ الایمان لایزید ولاینقص لانہ لایتصور زیادۃ الایمان الابنقصان الکفر ولا یتصور نقصان الایمان الابزیادۃ الکفر فکیف یجوز ان یکون الشخص الواحد فی حالۃ واحدۃ مؤمنًا و کافرا حقًا ولیس فی ایمان المؤمن شک کما انہ لیس فی کفر الکافر شک کقولہ تعالیٰ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ حَقًّا والعاصون من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مُؤمنون حقًا ولیسوا بکافرین۔

فصل العمل غیر الایمان والایمان غیر العمل بدلیل اَنَّ کثیرًا من الاوقات

یرتفع العمل عن المؤمن ولا یجوز ان یقال ارتفع عنه الایمان فان الحائض ترتفع عنها الصلوٰة ولا یجوز ان یقال رفع عنها الایمان او امرلها بترک الایمان وقد قال لها الشرع دعی الصوم ثم اقضیه ولا یجوز ان یقال دعی الایمان ثم اقضیه ویجوز ان یقال لیس علی الفقیر الزکوٰة ولا یجوز ان یقال لیس علی الفقیر الایمان ولو قال تقدیر الخیر والشر من غیر الله تعالیٰ لکان کافرا بالله تعالیٰ بطل توحیدہ لو کان له التوحید۔ **فصل** نقر بان الاعمال ثلاثة فریضة و فضیلة ومعصیة فالفریضة بامر الله ومشیته ومحبته ورضائه وقضائه وتقدیرہ وارادته وتوفیقه وتخلیقه وحکمه وعلمه وکتابته فی اللوح المحفوظ واما الفضیلة فلیس بامر الله تعالیٰ ولکن بمشیته ومحبته ورضائه وقضائه وتقدیرہ وتوفیقه وتخلیقه وارادته وحکمه وعلمه وکتابته فی اللوح المحفوظ واما المعصیة لیست بامر الله تعالیٰ ولکن بمشیته لا بمحبته وبقضائه لا برضائه وبتقدیرہ لا بتوفیقه وبخذلانه ویؤخذ لها لانه فی علمه وکتابته فی اللوح المحفوظ۔ **فصل** نقر بان الله تعالیٰ علی العرش استویٰ من غیر ان یکون له حاجة واستقرار علیه وهو الحافظ للعرش وغیر العرش فلو کان محتاجاً لما قدر علی ایجاد العالم وتدبیرہ کالمخلوق ولو صار محتاجاً الی الجلوس والقرار فقبل خلق العرش این کان الله تعالیٰ منزه عن ذلک علواً کبیراً۔ **فصل** نقر بان القرآن کلام الله تعالیٰ ووحیه وتنزیله وصفته لا هو ولا غیرہ بل هو صفته علی التحقیق مکتوب فی المصاحف مقرو بالالسن محفوظ فی الصدور من غیر حلول فیها والحروف والحبر والکاغذ والکتاب کلها مخلوقة لانها افعال العباد وکلام الله تعالیٰ غیر مخلوق لان الکتابة والحروف والکلمات والآیات کلها آلة القرآن لحاجة العباد الیه وکلام الله تعالیٰ قائم بذاته ومعناه مفهوم بهذہ

الاشیاء فمن قال بان کلام اللہ تعالیٰ مخلوق فھو کافر باللہ العظیم واللہ تعالیٰ معبود لا یزال عما کان وکلامہ مقرؤ ومکتوب محفوظ من غیر مزایلۃ عنہ فصل نقر بان ھذہ الامۃ بعد نبینا محمد علیہ السلام ابوبکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی رضی اللہ عنہم اجمعین لقولہ تعالیٰ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ وکل من سبق فھو افضل ویحبھم کل مومن تقی ویبغضھم کل منافق شقی۔ فصل نقر بان العبد مع اعمالہ واقرارہ ومعرفتہ مخلوق فلما کان الفاعل مخلوقا بافعالہ اولیٰ ان یکون مخلوقا ولم یکن لھم طاقۃ لانھم ضعفاء عاجزون واللہ تعالیٰ خالقھم ورازقھم لقولہ تعالیٰ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ والکسب بالعلم حلال وجمع المال من الحلال حلال وجمع المال من الحرام حرام الخلق علی ثلثۃ اصناف المومن المخلص فی ایمانہ والکافر الجاحد فی کفرہ والمنافق المداھن فی نفاقہ واللہ تعالیٰ فرض علی المومن العمل وعلی الکافر الایمان وعلی المنافق الاخلاص لقولہ تعالیٰ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ معناہ یایھا المومنون اَطِیْعُوْا ویایھا الکافرون اٰمِنُوْا ویایھا المنافقون اَخْلِصُوْا۔ فصل نقر بان الاستطاعۃ مع الفعل لا قبل الفعل ولا بعد الفعل لانہ لو کان قبل الفعل لکان العبد مستغنیا عن اللہ تعالیٰ وقت الفعل وھذا خلاف النص لقولہ تعالیٰ وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ولو کان بعد الفعل لکان من المحال حصول الفعل بلا استطاعۃ۔ فصل نقر بان المسح علی الخفین واجب للمقیم یوما ولیلۃ وللمسافر ثلثۃ ایام ولیالیھا لان الحدیث ورد ھکذا ومن انکر فانہ یخشی علیہ الکفر لانہ ثبت بالخبر المتواتر والقصر والافطار رخصۃ فی السفر بنص الکتب لقولہ تعالیٰ وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ وفی الافطار قولہ تعالیٰ فَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ

Marfat.com

فصل نقر بان الله تعالیٰ امر القلم بان یکتب فقال القلم ماذا اکتب یا ربّی فقال الله تعالیٰ ما هو کائن الی یوم القیمة لقوله تعالیٰ وَکُلُّ شَیۡءٍ فَعَلُوۡهُ فِی الزُّبُرِ ۝ وَکُلُّ صَغِیۡرٍ وَّکَبِیۡرٍ مُّسۡتَطَرٌ ۝ فصل نقر بانّ عذاب القبر کائن لا محالة وسوال المنکر ونکیر حقٌّ لورود الاحادیث والجنة والنار حقٌّ وهما مخلوقان لا فناء لهما لقوله تعالیٰ فی الجنة اُعِدَّتۡ لِلۡمُتَّقِیۡنَ وفی حق النار اُعِدَّتۡ لِلۡکٰفِرِیۡنَ ۝ خلقهما الله تعالیٰ للثواب والعقاب والمیزان حقٌّ لقوله تعالیٰ اِقۡرَاۡ کِتٰبَکَ ؕ کَفٰی بِنَفۡسِکَ الۡیَوۡمَ عَلَیۡکَ حَسِیۡبًا ۝ فصل نقر بان الله تعالیٰ یحیی هذه النفوس بعد الموت یبعثهم یوماً کان مقداره خمسین الف سنة للجزاء والثواب واداء الحقوق لقوله تعالیٰ وَاَنَّ اللّٰهَ یَبۡعَثُ مَنۡ فِی الۡقُبُوۡرِ ولقاء الله تعالیٰ لاهل الجنة بلا کیف ولا تشبیه ولا جهة وشفاعة محمد صلی الله علیه وسلم حقٌّ لکل من هو اهل الجنة وان کان صاحب کبیرة وعائشة رضی الله عنها افضل نساء العلمین بعد خدیجة الکبریٰ وهی ام المؤمنین ومطهرة من القذف واهل الجنة فی الجنة خلدون واهل النار فی النار خلدون لقوله تعالیٰ فی حق المؤمنین اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ هُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ وفی حق الکٰفرین اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ هُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۝

تمت بالخیر

Marfat.com

ترجمہ وصیت نامہ امام اعظم سیدنا ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام اجل و اعظم سیدنا ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ عنہ کے
اُس وصیت نامہ کا ترجمہ ہے جو اُنھوں نے اپنے اصحاب و تلامذہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کیلئے تحریر فرمایا

چنانچہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو فرمایا، اے میرے بھائیو! اور رفیقو!
اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق خیر دے، جان لو کہ مذہب حق اہلِ سنت وجماعت کی بارہ ۱۲ خصلتیں ہیں
جو ان بارہ ۱۲ خصلتوں پر مضبوطی سے قایم رہیگا، وہ کبھی نہ مبتدع ہوگا اور نہ صاحب ہوگا۔
تو میرے رفیقو اور ساتھیو! تم پر واجب ہے کہ ان خصلتوں پر ہمیشہ قایم رہو، تاکہ تم ہمارے
نبی کریم سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے روز قیامت مستحق ہو۔

فصل اول:- پہلی خصلت ایمان ہے، جو زبان سے اقرار، اور دل سے
تصدیق کرنے کا نام ہے۔ صرف زبانی اقرار کا نام ایمان نہیں ہے۔ اسلیے کہ اگر زبانی اقرار ہی کا
نام ایمان ہوتا تو یقیناً تمام منافقین مومن ہوتے۔ اسی طرح صرف دل سے جاننے کا نام
ایمان نہیں ہے، اسلیے کہ اگر دل سے جاننے کا نام ایمان ہوتا، تو یقیناً تمام اہلِ کتاب
ایماندار ہوتے۔ اللہ تعالیٰ منافقین کے بارے میں فرماتا ہے وَاللّٰہُ یَشْھَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ
لَکٰذِبُوْنَ الآیہ "اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک منافقین بلا شبہ جھوٹے ہیں"۔ اور اہلِ کتاب
کے بارے میں فرماتا ہے یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَھُمْ الآیہ "وہ نبی کو خوب
جانتے ہیں جسطرح کہ وہ اپنے بیٹوں کو جانتے ہیں"۔ اور ایمان میں کمی و زیادتی نہیں ہوتی،
اسلیے کہ ایمان میں زیادتی اسکے سوا متصور ہی نہیں کہ کفر کی کمی ہو، اور ایمان میں کمی
اسکے سوا متصور ہی نہیں کہ کفر کی زیادتی ہو۔ لہٰذا یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی شخص ایک وہی

Marfat.com

حالت میں حقیقۃً مومن بھی ہو اور کافر بھی۔ اور مومن کے ایمان میں شک نہیں ہے، جسطرح کہ کافر کے کفر میں شک نہیں ہے۔ چنانچہ حق تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے، وہ لوگ مومن برحق ہیں، اور یہ لوگ حقیقۃً کافر ہیں۔ اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے گنہگار لوگ حقیقی مسلمان ہیں، اور کافر نہیں ہیں۔

فصل دوم :۔ دوسری خصلت عمل ہے۔ عمل ایمان کے سوا ہے اور ایمان عمل کے سوا ہے، اسکی دلیل یہ ہے کہ بسا اوقات مومن سے عمل مرتفع ہو جاتا ہے، اسوقت یہ کہنا صحیح نہیں کہ ایمان اس سے مرتفع ہو گیا، جسطرح کہ حیض والی عورت کے ذمہ سے نماز مرتفع ہو جاتی ہے۔ اور یہ کہنا اُسکے بارے میں جائز نہیں کہ اس سے ایمان مرتفع ہو گیا یا یہ کہ ترک ایمان کے سبب اُس سے نماز بعد میں ادا کرنے کے لیے مؤخر کردی گئی۔ بلا شبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض والی کے لیے فرمایا کہ روزے چھوڑ دے بعد میں اسکی قضاء کر لینا۔ اور یہ کہنا جائز نہیں کہ ایمان چھوڑ دے بعد میں اسکی قضاء کر لینا۔ اور یہ کہنا جائز ہے کہ فقیر پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے، اور یہ کہنا جائز نہیں کہ فقیر پر ایمان واجب نہیں ہے اور اگر کوئی یہ کہے کہ تقدیر خیر و شر اللہ تعالیٰ کی جانب سے نہیں ہے، تو وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا کافر ہے، اور اگر وہ توحید کا اقراری ہے تو اُسکی توحید باطل ہو گئی۔

فصل سوم :۔ تیسری فضیلت یہ ہے کہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ بندوں کے تمام عمل تین قسم کے ہیں۔ فریضہ، فضیلۃ، اور معصیت۔ لہٰذا اعمالِ فریضہ تو اللہ تعالیٰ کے امر، اُسکی مشیت، اُسکی محبت، اُسکی رضا، اُسکی قضاء و قدر، اُسکے ارادہ، اُسکی توفیق اُسکی تخلیق، اُسکے حکم، اُسکے علم، اور لوح میں اُسکے لکھنے سے ہے۔ اب رہے اعمالِ فضیلۃ تو وہ اللہ تعالیٰ کے امر سے نہیں ہیں، لیکن اُسکی مشیت، اُسکی محبت، اُسکی رضا، اُسکی قضاء اُسکی تقدیر، اُسکی توفیق، اُسکی تخلیق، اُسکے ارادہ، اُسکے حکم، اُسکے علم اور لوحِ محفوظ میں اُسکے لکھنے سے ہے۔ اب رہے اعمالِ معصیت، تو وہ اللہ تعالیٰ کے امر سے نہیں ہیں، لیکن

Marfat.com

اسکی مشیت سے ہیں، اسکی محبت سے نہیں ہیں، اس سے اسکی قضا اور اسکی رضا متعلق نہیں
اسکی تقدیر سے ہیں، اس کی توفیق سے نہیں۔ یہ اسکے خذلان کے سبب ہے اس سے
اس پر مواخذہ کیا جائیگا، اسلیے کہ وہ اسکے علم اور لوح محفوظ میں اسکے لکھنے سے ہے۔

فصل چہارم:۔ چوتھی خصلت یہ کہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے، بغیر اسکے کہ اُسے اسکی ضرورت اور اُس پر اُسے استقرار کی حاجت ہو، وہ عرش اور ماسوائے عرش کا حافظ و نگہبان ہے، تو اگر وہ محتاج ہوتا تو تمام عالم کو پیدا نہ کر سکتا، اور نہ اسکی تدبیر کر سکتا، جیسا کہ مخلوق کا حال ہے۔ اور اگر وہ جلوس و قرار کا محتاج ہوتا، تو عرش کی تخلیق سے پہلے وہ کہاں تھا۔ حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک و منزہ ہے اُس کی ذات بہت برتر و بالا ہے۔

فصل پنجم:۔ پانچویں خصلت یہ کہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام، اُسکی وحی، اُس کا نازل کردہ اور اُسکی صفت ہے۔ نہ اُسکا عین ہے نہ اُسکا غیر بلکہ وہ علی التحقیق اسکی صفت ہے۔ یہ قرآن مصاحف میں لکھا ہوا، زبانوں پر جاری، دلوں میں بغیر حلول کے محفوظ ہے۔ اور حروف، سیاہی، کاغذ اور کتابت سب کی سب مخلوق ہیں، اسلیے کہ یہ بندوں کے اعمال ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا کلام غیر مخلوق ہے۔ اسلیے کہ کتابت، حروف، کلمات، آیتیں، سب کے سب قرآن کے آلہ و اسباب ہیں کیونکہ بندے قرآن کے پڑھنے میں ان اسباب آلات کے محتاج ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا کلام اُسکی ذات کے ساتھ قایم ہے۔ اور اسکے معنیٰ اُن ذرائع سے سمجھے جاتے ہیں۔ الغ جو یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام مخلوق ہے، تو وہ کافر اور اللہ تعالیٰ کا منکر ہے۔ اللہ تعالیٰ معبود ہے، ہمیشہ رہنے والا ہے جیسا کہ پہلے سے ہے، اور اُسکا کلام بندوں کی زبانوں پر جاری ہے، لکھا ہوا اور محفوظ ہے بغیر اسکے کہ اُسکی ذات سے وہ زائل ہو۔

فصل ششم:۔ چھٹی خصلت یہ ہے کہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہمارے نبی محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس اُمت میں سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق پھر حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمانِ ذوالنورین پھر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔ اسلیے کہ حق تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَالسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۔ الآیہ "اگلے لوگ آگے ہیں وہی لوگ جنت کے باغوں میں مقربین بارگاہ ہونگے" جو پہلے ہیں وہ افضل ہیں اور ہر پرہیزگار مسلمان ان سب سے محبت رکھتا ہے، اور ہر بدبخت منافق ان سے بغض و عداوت رکھتا ہے۔

فصل ہفتم :۔ ساتویں خصلت یہ ہے کہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ بندے اپنے اعمال اپنے اقرار اور اپنی معرفت کے ساتھ پیدا کیے گئے ہیں۔ پھر جبکہ یہ کرنیوالے اپنے افعال کیساتھ پیدا کیے گئے، تو بطریقِ اولیٰ وہ فقط مخلوق ہی ہونگے، اور کسی قسم کی انکو طاقت نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ سب کمزور و عاجز ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکا پیدا کرنیوالا ان کا رازق ہے، جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا "اللہ نے تمکو پیدا کیا پھر وہ تمہیں موت دیگا پھر تمکو زندہ کریگا"

علم کے ذریعہ کمائی حلال ہے۔ اور حلال طریقہ سے مال کا جمع کرنا حلال ہے، اور حرام طریقہ سے مال اکھٹا کرنا حرام ہے۔

لوگ تین طرح کے ہیں، ایک مومن جو اپنے ایمان میں مخلص ہیں۔ دوسرے کافر جو اپنے کفر میں جحود کرتا ہے۔ تیسرے منافق، جو اپنے نفاق میں مداہنت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر عمل فرض کیا ہے، اور کافروں پر ایمان، اور منافقوں پر اخلاص فرض کیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ" اسکے معنی ہیں، اے مسلمانو! عملِ نیک کرو۔ اور فرمایا "اَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اٰمِنُوْا" وَاَیُّهَا الْمُنٰفِقُوْنَ اَخْلِصُوْا " اے کافرو! ایمان لاؤ، اور اے منافقو اخلاص برتو۔

فصل ہشتم :۔ آٹھویں خصلت یہ ہے کہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ استطاعت فعل کے ساتھ ہے، نہ کہ فعل سے پہلے اور نہ فعل کے بعد۔ اسلیے کہ اگر فعل سے پہلے ہو

تو بلاشبہ بندہ فعل کے وقت، اللہ سے مستغنی وبے پروا ہو جائے۔ اور یہ نص کے خلاف ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ "اللہ بے نیاز ہے اور تم محتاج ہو"۔ اور اگر فعل کے بعد ہو، تو بلاشبہ بغیر استطاعت کے فعل کا حصول محال ہے۔

فصل نہم:۔ نویں خصلت یہ ہے کہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ چرمی پائتابین موزوں پر مقیم کے لیے ایک دن ایک رات کے لیے اور مسافر کے لیے تین دن اور تین راتوں کے لیے مسح کرنا جائز ہے۔ اسلیے کہ حدیث میں ایسا ہی وارد ہوا ہے، تو جو اسکا انکار کرے تو اس کے کفر میں مبتلا رہنے کا خوف ہے۔ اسلیے کہ یہ حدیث متواتر سے ثابت ہے۔ اور سفر کی حالت میں نماز میں قصر یعنی چار رکعت والی فرض نماز کو دو رکعت پڑھنا، اور روزہ کا افطار کرنا نص قرآنی سے اجازت ہے۔ چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے "جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم نماز میں قصر کرو"۔ اور افطار کے بارے میں فرمانِ الٰہی ہے کہ "تو جو تم میں بیمار ہو، یا سفر میں ہو، تو دوسرے دنوں میں اُتنے ہی دن کے روزے کی قضا ہے"

فصل دہم:۔ دسویں خصلت یہ ہے کہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قلم کو لکھنے کا حکم فرمایا۔ اُس پر قلم نے عرض کیا، اے میرے رب میں کیا لکھوں؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جو کچھ قیامت تک ہونیوالا ہے سب کو لکھ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "جو کچھ یہ کرتے ہیں کتابوں میں لکھا ہوا ہے، اور سب چھوٹے بڑے عمل لکھے ہوئے ہیں"۔

فصل یازدہم:۔ گیارھویں خصلت یہ ہے کہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ عذاب قبر یقیناً ہونیوالا ہے، اور منکر و نکیر کے سوال حق ہیں، کیونکہ احادیث میں وارد ہے۔ اور جنت و نار حق ہیں، اور یہ دونوں پیدا شدہ ہیں، ان دونوں کے لیے فنا نہیں، کیونکہ حق تعالیٰ نے فرمایا فِی الْجَنَّةِ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ "جنت متقیوں کے لیے تیار کر دی گئی ہے" اور نارِ جہنم کے لیے فرمایا اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ "کافروں کے لیے جہنم بنا دی گئی ہے"۔ اللہ تعالیٰ نے جنت و دوزخ کو ثواب و عقاب کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ اور میزان حق ہے

Marfat.com

کیونکہ حق تعالیٰ نے فرمایا اِقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا۔
"اپنا نامۂ اعمال پڑھ لو تمہارے لیے آج تمہارے حساب کو یہ کافی ہے"

فصل دوازدہم:- بارھویں خصلت یہ ہے کہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان جانوں کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کریگا۔ اور انکو اُس دن اٹھائیگا جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے، تاکہ جزاء و ثواب اور ادائے حقوق ہو۔ حق تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ "بلاشبہ جو قبروں میں ہیں اللہ انکو اٹھائے گا"۔ اور اہل جنت کے لیے بلا کیف و تشبیہ و جہت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہو گا۔ اور سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ہر اہل جنت کے لیے، اگرچہ گناہ کبیرہ رکھتا ہو حق ہے۔ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بعد سارے جہان کی عورتوں سے افضل ہیں، وہ تمام مسلمانوں کی ماں (ام المؤمنین) اور بدی سے پاک و ستھری ہیں۔ اور اہل جنت، جنت میں ہمیشہ ہمیشہ، اور اہل نار دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ رہینگے۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے مسلمانوں کے حق میں فرمایا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ "یہی لوگ اہل جنت ہیں اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہینگے" اور کافروں کے بارے میں فرمایا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ "یہی لوگ دوزخی ہیں اس میں یہ ہمیشہ ہمیشہ رہینگے۔"

بالخیر تمت

المترجم غلام معین الدین نعیمی غفرلہٗ

۸۔ رجب المرجب ۱۳۸۷ھ۔ ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۶۷ء

جمعہ

Marfat.com

ترجمہ قصیدہ بدءُ الامالی

از شیخ الاسلام والمسلمین سراج الملۃ والدین ابو الحسن
علی بن عثمان الدوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؎ نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ حبیبہ الکریم

یَقُوْلُ الْعَبْدُ فِیْ بَدْءِ الْاَمَالِیْ ؎ لِتَوْحِیْدٍ بِنَظْمٍ کَاللَّاٰلِیْ

بندۂ مؤلف ابتدائے تحریر میں ؎ توحید باری کیلیے موتیوں کی لڑی جیسی نظم لکھتا ہے

اِلٰہُ الْخَلْقِ مَوْلَانَا قَدِیْمٌ ؎ وَمَوْصُوْفٌ بِاَوْصَافِ الْکَمَالِ

حق تعالیٰ ساری مخلوق کا معبود ہمارا مولیٰ قدیم ہے ؎ اور وہ تمام صفات کمالیہ سے متصف ہے

ھُوَ الْحَیُّ الْمُدَبِّرُ کُلَّ اَمْرٍ ؎ ھُوَ الْحَقُّ الْمُقَدِّرُ ذُوالْجَلَالِ

وہ حی، ہر امر کا تدبیر کرنے والا ہے ؎ وہ حق جلالت والا، تمام امور کی تقدیر کرنیوالا

مَلِیْکٌ مَالِکٌ مَوْلَی الْمَوَالِیْ ؎ لَہٗ وَصْفُ التَّکَبُّرِ وَالتَّعَالِیْ

بادشاہ، مالک، تمام بادشاہوں کا بادشاہ ؎ اُس کے لیے کبریائی و برتری کی صفت ہے

مُرِیْدُ الْخَیْرِ وَالشَّرِّ الْقَبِیْحِ ؎ وَلٰکِنْ لَیْسَ یَرْضٰی بِالْمُحَالِ

ہر بھلائی اور ہر بری چیز کا ارادہ کرنے والا ہے ؎ لیکن بدیوں کے کرنے سے وہ راضی نہیں ہوتا۔

صِفَاتُ اللّٰہِ لَیْسَتْ عَیْنَ ذَاتٍ ... وَلَا غَیْرًا سِوَاہُ ذَا انْفِصَالِ

اللہ کی صفتیں نہ عین ذات ہیں ... اور نہ غیر ذات، اسکے ماسوا قابل انفصال ہیں

صِفَاتُ الذَّاتِ وَالْاَفْعَالِ طُرًّا ... قَدِیْمَاتٌ مَّصُوْنَاتُ الزَّوَالِ

صفاتِ ذاتیہ اور صفاتِ فعلیہ سب کی سب ... قدیم ہیں ناقابلِ زوال وفنا ہیں

نُسَمِّی اللّٰہَ شَیْئًا لَا کَالْاَشْیَاءِ ... وَذَاتًا عَنْ جِہَاتِ السِّتِّ خَالِ

ہم اہل سنت خدا کو شے تو کہتے ہیں لیکن اور چیزوں کی مانند نہیں ... وہ ایسی ذات ہے جو چھؤں جہتوں سے خالی ہے

وَلَیْسَ الْاِسْمُ غَیْرًا لِّلْمُسَمّٰی ... لَدٰی اَہْلِ الْبَصِیْرَۃِ خَیْرِ آلِ

اور اسم، مسمّٰی کا غیر نہیں ہے، ... اہلِ بصیرت کے نزدیک جو بہترین پیروکار ہیں

وَمَا اِنْ جَوْہَرٌ رَبِّیْ وَجِسْمٌ ... وَلَا کُلٌّ وَّبَعْضٌ ذُوْ اشْتِمَالِ

اور میرا رب نہ جوہر ہے اور نہ جسم رکھتا ہے ... اور وہ نہ کل ہے اور نہ بعض جو کسی میں شامل ہو

وَفِی الْاَذْہَانِ حَقٌّ کَوْنُ جُزْءٍ ... بِلَا وَصْفِ التَّجَزِّیْ یَا ابْنَ خَالِ

اور ذہنوں میں الساحق ہے کہ جزء ... لاتجزی کے وصف سے ہے اے ماموں کے بیٹے

وَمَا الْقُرْآنُ مَخْلُوْقٌ تَعَالٰی ... کَلَامُ الرَّبِّ عَنْ جِنْسِ الْمَقَالِ

اور قرآن مخلوق نہیں ہے ... یہ رب تعالیٰ کا کلام ہے جو زبان و حروف سے پاک ہے

Marfat.com

وَرَبُّ الْعَرْشِ فَوْقَ الْعَرْشِ لٰكِنْ
اور وہ عرش کا مالک عرش پر مستوی ہے

بِلَا وَصْفِ التَّمَكُّنِ وَاتِّصَالِ
لیکن تمکن و استقرار کے وصف سے منزہ ہے

وَمَا التَّشْبِيْهُ لِلرَّحْمٰنِ وَجْهًا
خدائے رحمٰن کیلئے کسی شے سے تشبیہ دینا بیوجہ ہے

فَصُنْ عَنْ ذَاكَ اَصْنَافَ الْاَهَالِيْ
تو ان عقائد میں مذاہبِ اہلسنت کی رعایت کرو

وَلَا يَمْضِيْ عَلَى الدَّيَّانِ وَقْتٌ
مالکِ روزِ جزاء پر وقت کا تغیر

وَاَزْمَانٌ وَاَحْوَالٌ بِحَالِ
اور زمانہ واحوال کی گردش کا کوئی اثر نہیں چلتا

وَمُسْتَغْنٍ اِلٰهِيْ عَنْ نِسَاءٍ
میرا خدا، عورتوں سے

وَاَوْلَادٍ اِنَاثٍ اَوْ رِجَالِ
اور نر و مادہ اولاد سے مستغنی و پاک ہے

كَذَا عَنْ كُلِّ ذِيْ عَوْنٍ وَنَصْرٍ
اسی طرح ہر قسم کے یار و مددگار سے بے نیاز ہے

تَفَرَّدَ ذُو الْجَلَالِ وَذُو الْمَعَالِيْ
وہ یگانہ جلالت والا اور بڑی شان والا ہے

يُمِيْتُ الْخَلْقَ قَهْرًا ثُمَّ يُحْيِيْ
وہ اپنے قہر و جلال سے مخلوق کو مار کر پھر زندہ کرے

فَيَجْزِيْهِمْ عَلٰى وَفْقِ الْخِصَالِ
ہر ایک کے نامۂ اعمال کے مطابق جزاء و سزا دیگا

لِاَهْلِ الْخَيْرِ جَنَّاتٌ وَنُعْمٰى
اہلِ خیر کے لیے جنتیں اور نعمتیں

وَلِلْكُفَّارِ اَدْرَاكُ النَّكَالِ
اور کافروں کیلیے عذاب و نکال کے طبقات ہیں

Marfat.com

وَلَا يَفْنَى الْجَحِيْمُ وَلَا الْجِنَانُ
دوزخ اور جنت فنا نہ ہونگے

وَلَا اَهْلُوْهُمَا اَهْلُ انْتِقَالِ
اور نہ انکے رہنے والے وہاں سے منتقل ہونگے

يَرَاهُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِغَيْرِ كَيْفٍ
اہلِ ایمان بغیر کیف کے دیدارِ الٰہی کرینگے

وَاِدْرَاكٍ وَّضَرْبٍ مِّنْ مِّثَالِ
اور بغیر احاطہ و گونہ مثال کے اسے دیکھینگے

فَيَنْسَوْنَ النَّعِيْمَ اِذَا رَاَوْهُ
پھر جب دیدارِ الٰہی سے مشرف ہونگے تو نعمتوں کو بھول جائینگے

فَيَا خُسْرَانَ اَهْلِ الْاِعْتِزَالِ
ہائے افسوس معتزلیوں پر کہ نقصان میں ہیں

وَمَا اِنْ فِعْلُ اَصْلَحَ ذُوْ افْتِرَاضٍ
اور اللہ تعالٰی پر فعل اصلح کا کرنا فرض نہیں

عَلَى الْهَادِي الْمُقَدَّسِ ذِي التَّعَالِي
وہ مقدس بڑی شان والا ہے

وَفَرْضٌ لَازِمٌ تَصْدِيْقُ رُسْلٍ
تمام انبیاء و مرسلین کی تصدیق فرض و لازم ہے

وَاَمْلَاكٍ كِرَامٍ بِالنَّوَالِ
اور صاحب عزت و کرامت تمام فرشتوں کو ماننا فرض ہے

وَخَتْمُ الرُّسْلِ بِالصَّدْرِ الْمُعَلّٰى
اور خاتم النبیین، صدرِ معلّٰی

نَبِيٌّ هَاشِمِيٌّ ذُوْ جَمَالِ
نبی ہاشمی، صاحب حسن و جمال کی تصدیق بھی فرض ہے

اِمَامُ الْاَنْبِيَاءِ بِلَا اخْتِلَافٍ
حضور بلا اختلاف تمام نبیوں کے امام ہیں

وَتَاجُ الْاَصْفِيَاءِ بِلَا اخْتِلَالِ
اور تمام برگزیدہ لوگوں کے آپ بلاشبہ سرتاج ہیں

Marfat.com

وَبَاقٍ شَرْعُهٗ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ ۔ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَارْتِحَالٖ

آپ کی شریعت مطہرہ ہر آن میں ۔ قیامت تک کوچ کر جانیکے وقت تک باقی ہے

وَحَقٌّ اَمْرُ مِعْرَاجٍ وَّصِدْقٌ ۔ فَفِیْہِ نَصٌّ اَخْبَارٍ عَوَالٖ

اور واقعۂ معراج حق و سچّا ہے ۔ اس بارے میں بلند رتبہ سند کی حدیثیں مروی ہیں

وَمَرْجُوٌّ شَفَاعَۃُ اَھْلِ خَیْرٍ ۔ لِاَصْحَابِ الْکَبَآئِرِ کَالْجِبَالٖ

اور پہاڑوں جیسے بڑے بڑے گناہوں کے ارتکاب کرنیوالے مسلمانوں کی شفاعت کی امید لائی گئی ہے

وَاِنَّ الْاَنْبِیَآءَ لَفِیْ اَمَانٍ ۔ عَنِ الْعِصْیَانِ عَمْدًا وَّانْعِزَالٖ

اور بلاشبہ تمام انبیاء علیہم السلام دیدہ و دانستہ گناہوں اور منصب نبوت کی معزولی سے محفوظ ہیں

وَمَا کَانَتْ نَبِیًّا قَطُّ اُنْثٰی ۔ وَلَا عَبْدٌ وَّشَخْصٌ ذُوْ افْتِعَالٖ

اور نہ کوئی عورت کبھی نبی ہوئی ۔ اور نہ غلام اور نہ جھوٹا شخص نبی ہوا

وَذُوالْقَرْنَیْنِ لَمْ یُعْرَفْ نَبِیًّا ۔ کَذَا لُقْمَانُ فَاحْذَرْ عَنْ جِدَالٖ

اور حضرت ذوالقرنین کا نبی ہونا معروف نہیں۔ اسی طرح حضرت لقمان کا۔ تو انکے بارے میں بحث و جدال سے بچو

وَعِیْسٰی سَوْفَ یَاْتِیْ ثُمَّ یَتْوِیْ ۔ لِدَجَّالٍ شَقِیٍّ ذِیْ خَبَالٖ

اور حضرت عیسٰی علیہ السلام آخر زمانہ میں نزول فرماکر ۔ بدبخت و دھوکے باز دجّال کو فنا کرینگے

کراماتُ الولیِ بدارِ دُنیا | لھا کونٌ فھم اھلُ النوالِ
دنیا میں اولیاء کے لیے کرامتیں | ثابت ہیں۔ تو وہ صاحبانِ فضل و عطا ہیں

ولم یفضُل ولیٌّ قطُّ دھراً | نبیاً او رسولاً فی انتحالِ
کسی زمانہ میں کوئی ولی بھی | نبی یا رسول سے بہتر یا افضل نہیں ہوا ہے

وللصدّیقِ رُجحانٌ جلیٌّ | علی الاصحابِ من غیرِ احتمالِ
اور حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کیلیے تمام صحابہ پر بلاشک و شبہ ترجیح و فضیلت ہے

وللفاروقِ رُجحانٌ وفضلٌ | علی عثمانَ ذی النورینِ عالی
اور حضرت فاروق اعظم کیلیے، صاحبِ مرتبہ حضرت عثمان ذوالنورین پر ترجیح و فضیلت ہے

وذوالنورینِ حقاً کان خیراً | من الکرّارِ فی صفِّ القتالِ
اور حضرت ذوالنورین، میدانِ جنگ میں پلٹ پلٹ کر حملہ کرنے والے سے برحق بہتر ہیں

وللکرّارِ فضلٌ بعدَ ھذا | علی الاغیارِ طُرّاً لا تبالِ
اور انکے بعد فضیلت میں تمام دیگر اصحاب سے حیدرِ کرار کا مرتبہ ہے۔ اسمیں کوئی خوف نہ کر

وللصدّیقۃِ الرُّجحانُ فاعلم | علی الزھراءِ فی بعضِ الخلالِ
اور سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کیلیے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا پر بعض خصلتوں میں یہ فضیلت حاصل ہے۔ اسے جان لو

Marfat.com

وَلَمْ یَلْعَنْ یَزِیْدًا بَعْدَ مَوْتٍ | سِوَی الْمِکْثَارِ فِی الْاِغْرَاءِ غَالِ

اور یزید کو مرنے کے بعد لعنت نہ بھیجے یا وہ گو اور بڑے فسادیوں کے سوا کسی نے لعنت نہیں کی

وَاِیْمَانُ الْمُقَلِّدِ ذُوْ اعْتِبَارٍ | بِاَنْوَاعِ الدَّلَائِلِ کَالنِّصَالِ

اور مقلدوں کا ایمان، تیروں جیسی تیز اور کارگر دلیلوں سے ثابت و معتبر ہے

وَمَا عُذْرٌ لِذِیْ عَقْلٍ بِجَهْلٍ | بِخَلَّاقِ الْاَسَافِلِ وَالْاَعَالِیْ

اور صاحب عقل کو جہالت معذور نہیں بناتی | زمینوں اور آسمانوں کے پیدا کرنیوالے سے

وَمَا اِیْمَانُ شَخْصٍ حَالَ بَاْسٍ | بِمَقْبُوْلٍ لِفَقْدِ الْاِمْتِثَالِ

اور سکرات کے وقت عذاب دیکھنے کی حالت میں ایمان مقبول نہیں کیونکہ اب اطاعت کا وقت ختم ہو چکا ہے

وَمَا اَفْعَالُ خَیْرٍ فِیْ حِسَابٍ | مِنَ الْاِیْمَانِ مَفْرُوْضُ الْوِصَالِ

اور اعمال صالحہ ایمان کا جزو نہیں اگرچہ ایمان کے ساتھ انکا ہونا لازم فرض ہے

وَلَا یُقْضٰی بِکُفْرٍ وَّارْتِدَادٍ | بِعُهْرٍ اَوْ بِقَتْلٍ وَّاخْتِزَالِ

اور کسی پر کفر و ارتداد کا حکم | زنا و قتل اور رہزنی کے سبب نہیں لگایا جاسکتا

وَمَنْ یَّنْوِ ارْتِدَادًا بَعْدَ دَهْرٍ | یَصِرْ عَنْ دِیْنِ حَقٍّ ذَا انْسِلَالِ

اور جو کوئی مدت کے بعد مرتد ہونیکی نیت کرے | وہ فوراً ہی دین حق سے نکلکر مرتد ہو جاتا ہے

وَلَفْظُ الْكُفْرِ مِنْ غَيْرِ اعْتِقَادٍ ... بِطَوْعٍ رَدُّ دِيْنٍ بِاغْتِفَالِ

اور بغیر اعتقاد کے کلمۂ کفر کو اختیار سے زبان سے نکالنے پر دین اسلام سے نکل جاتا ہے

وَلَا يُحْكَمْ بِكُفْرٍ حَالَ سُكْرٍ ... بِمَا يَهْذِيْ وَيَلْغُوْ بِارْتِجَالِ

اور نشہ کی حالت میں کلمۂ کفر بکنے سے کفر کا حکم نہیں لگایا جاتا ... کیونکہ ہذیان اور بے اختیار لغویات بکتا ہے

وَمَا الْمَعْدُوْمُ مَرْئِيًّا وَّشَيْئًا ... لِفِقْهٍ لَاحَ فِيْ يُمْنِ الْهِلَالِ

اور معدوم نہ مرئی ہے اور نہ شے ہے ... یہ بات دلیل فقہ سے ہلال کی برکت میں واضح ہے

وَغَيْرَانِ الْمُكَوَّنُ لَا كَشَيْءٍ ... مَعَ تَكْوِيْنٍ خُذْهُ لِاكْتِحَالِ

اور مکون اور تکوین دونوں ایک دوسرے کے غیر ہیں، شے کی مانند نہیں، اس مسئلہ کو سرمۂ بصیرت بنالے

وَإِنَّ السُّحْتَ رِزْقٌ مِثْلُ حِلٍّ ... وَإِنْ يَكْرَهْ مَقَالِيْ كُلُّ قَالِيْ

اور رزق حرام بھی رزق حلال کی مانند رزق ہے ... اگرچہ میری یہ بات کسی معترض کو ناگوار معلوم ہو

وَفِي الْأَجْدَاثِ عَنْ تَوْحِيْدِ رَبِّيْ ... سَيُبْلٰى كُلُّ شَخْصٍ بِالسُّؤَالِ

اور ہر شخص قبروں میں میرے رب کی توحید کے بارے میں سوال کی آزمائش سے گزریگا

وَلِلْكُفَّارِ وَالْفُسَّاقِ يَقْضِيْ ... عَذَابُ الْقَبْرِ مِنْ سُوْءِ الْفِعَالِ

اور تمام کافروں اور فاسقوں کو بداعمالی کی بناء پر عذابِ قبر کا سامنا کرنا پڑے گا

دُخُوْلُ النَّاسِ فِي الْجَنَّاتِ فَضْلٌ ... مِنَ الرَّحْمٰنِ يَا أَهْلَ الْأَمَالِيْ

Marfat.com

اے امیدوار! جنت میں لوگوں کا داخلہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے

حِسَابُ النَّاسِ بَعْدَ الْبَعْثِ حَقٌّ
فَكُوْنُوْا بِالتَّحَرُّزِ عَنْ وَبَالِ

محشر میں اٹھنے کے بعد لوگوں کا حساب کتاب ہے
تو اس امتحان سے بچنے کی تدبیر آج کر لو

وَيُعْطَى الْكُتْبَ بَعْضًا نَحْوَ يُمْنٰى
وَبَعْضًا نَحْوَ ظَهْرٍ وَالشِّمَالِ

اور کچھ لوگوں کو نامۂ اعمال داہنی جانب سے دیئے جائینگے
اور کچھ لوگوں کو پشت اور بائیں ہاتھ کی جانب سے

وَحَقٌّ وَزْنُ اَعْمَالٍ وَجَرْیٌ
عَلٰى مَتْنِ الصِّرَاطِ بِلَا اهْتِبَالِ

اور اعمال تلنا اور صراط کے اوپر سے چلنا بلاشبہ حق ہے

وَمَرْجُوٌّ شَفَاعَةُ اَهْلِ خَيْرٍ
لِاَصْحَابِ الْكَبَائِرِ كَالْجِبَالِ

اور پہاڑوں جیسے بڑے بڑے گناہ کرنیوالے مسلمانوں کی شفاعت کی امید لائی گئی ہے

وَلِلدَّعَوَاتِ تَاْثِيْرٌ بَلِيْغٌ
وَقَدْ يَنْفِيْهِ اَصْحَابُ الضَّلَالِ

اور دعاؤں کے لیے پوری تاثیر ہے
بلاشبہ گمراہ لوگ اسکا انکار کرتے ہیں

وَدُنْيَانَا حَدِيْثٌ وَالْهَيُوْلٰى
عَدِيْمُ الْكَوْنِ فَاسْمَعْ بِاجْتِذَالِ

اور ہماری دنیا حادث اور ہیولیٰ ہے
یہ بے حقیقت ہے اسے خوشی سے سن لے

وَلِلْجَنَّاتِ وَالنِّيْرَانِ كَوْنٌ
عَلَيْهَا مَرَّ اَحْوَالٍ خَوَالِ

اور جنت و دوزخ موجود ہیں
ان پر گزشتہ ادوار گزر رہے ہیں

Marfat.com

وَذُو الْاِیْمَانِ لَا یَبْقٰی مُقِیْمًا ۔ بِشُؤْمِ الذَّنْبِ فِیْ دَارِ اشْتِعَالٖ

اور صاحبِ ایمان اپنے گناہوں کی شامت سے ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیگا

لَقَدْ اَلْبَسْتُ لِلتَّوْحِیْدِ نَظْمًا ۔ بَدِیْعَ الشَّکْلِ کَالسِّحْرِ الْحَلَالٖ

بلا شبہ میں نے توحیدی عقائد کے بیان کو نظم کا خوبصورت لباس سحرِ حلال کی مانند پہنا دیا ہے

یُسَلِّی الْقَلْبَ کَالْبُشْرٰی بِرَوْحٍ ۔ وَیُحْیِی الرُّوْحَ کَالْمَاءِ الزُّلَالٖ

بشارت کی مانند دل کو راحت و سکون پہنچاتی ۔ اور روح کو زندہ کرتی ہے جسطرح آبِ شیریں ہے

فَخُوْضُوْا فِیْهِ حِفْظًا وَّاعْتِقَادًا ۔ تَنَالُوْا جِنْسَ اَصْنَافِ الْمَنَالٖ

لہذا اسکے سمجھنے اور یاد کرنے میں خوب کوشش کرو ۔ تاکہ قسم قسم کے مال و متاع سے تم سرفراز ہو

وَکُوْنُوْا عَوْنَ هٰذَا الْعَبْدِ دَهْرًا ۔ بِذِکْرِ الْخَیْرِ فِیْ حَالِ ابْتِهَالٖ

اور اِس بندہ مؤلف کو ۔ ذکرِ خیر کے ساتھ ہمیشہ مدد کرتے رہو

لَعَلَّ اللّٰهَ یَعْفُوْهُ بِفَضْلٍ ۔ وَیُعْطِیْهِ السَّعَادَةَ فِی الْمَاٰلٖ

توقع ہے کہ اللہ تعالی اپنے فضل سے اسے معاف کردے ۔ اور انجام کار میں اسے سعادت نصیب فرمائے

وَاِنِّی الدَّهْرَ اَدْعُوْ کُنْهَ وُسْعِیْ ۔ لِمَنْ بِالْخَیْرِ یَوْمًا قَدْ دَعَا لِیْ

اور میں بھی عمر بھر اسے حتی المقدور دعائے خیر سے یاد کرتا رہونگا جس نے ایک دن بھی تنہائی میں دعائے خیر کی

تمت

۸ رجب المرجب ۱۳۸۶ھ ۔ ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء جمعہ

Marfat.com